مدیر کے نام

عبد القدیر سلیم، کراچی

زیادہ کے بارے میں مناظر احسن گیلانی صاحب کا مضمون (اکتوبر ۹۵) پڑھ کر نفس مضمون خصوصاً نتائج پر تو کوئی اختلاف رائے نہیں کرے گا لیکن بعض جزئیات اور زیادہ کا کردار ۔ بعض نئے مصادر اور تفصیلات و تحقیق کی روشنی میں محل نظر ہے۔ افسوس ہمارے بعض مستند علمائے تاریخ جیسے شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی تک بعض بنیادی مصادر سے محروم رہے، اور انھوں نے روایات کے پرکھنے میں درایت کے اصول کی موجودگی اور اعتراف کے باوجود اس سے فائدہ نہ اٹھایا، جس کی افسوس ناک مثال ام المومنین حضرت عائشہؓ کی عمر (شادی کے وقت) پر ان کا معذرت خواہانہ صاد ہے۔ شاید واقعہ افک بھی اس کی ایک مثال ہے۔

شہزاد چشتی، کراچی

بوسنیا کے حالات پڑھ کر (بوسنیا کا سبق، اکتوبر ۹۵) بار بار خیال آتا ہے کہ ملت اسلامیہ کے ممالک اتنے بے دست و پا اور بے وزن بھی نہیں تھے کہ اس المیہ کو نہ روک سکتے۔ کتابیات سے سبق ملا کہ انسانی ضمیر کو سلا نا آسان نہیں۔ اگر خود مغربی ذرائع سے حالات معلوم نہ ہوں تو بوسنیا کے محاذ پر مسلمانوں کے ذرائع ابلاغ کے نمائندے غائبانہ ہونے کے برابر ہیں۔

طوبی مستور، لاہور

گمراہی کا جادو اس نے سر چڑھ کر یوں رہا ہے (بیجنگ کانفرنس، اکتوبر ۹۵) کہ جن کے پاس ہدایت ہے، وہ اپنا فرض بھول گئے ہیں۔ ہمارے معاشروں میں خواتین جن مصائب کا شکار ہیں، ان کا تذکرہ تو بہت ہے لیکن دور کرنے کے لیے کوئی آگے نہیں بڑھتا۔ فہرست بہت طویل ہے لیکن لاہور جیسے شہر میں طالبات و خواتین بسوں کی چھت کی ویگنوں پر مخلوط سفر میں جس مسلسل تذلیل کا شکار ہیں، کیا اس کا کوئی حل نہیں؟ یا حل کرنے والے نہیں؟